106527-جہاں دن طویل ہو یا پھر سورج غروب نہ ہوتا ہو تو وہاں روزہ کیسے رکھا جائے ؟

سوال

اول :
جن لوگوں کے ہاں دن بیس گھنٹوں کا ہو تو وہ روزہ کیسے رکھیں، کیا وہ روزہ کے لیے اندازہ لگائیں گے ؟
اور اسی طرح اگر کہیں دن بالکل چھوٹا ہو تو وہ روزہ کیسے رکھیں گے ؟
اور اسی طرح جہاں چھ ماہ تک دن رہتا ہے اور چھ ماہ تک رات رہتی ہے وہ لوگ روزہ کیسے رکھیں اور نماز کس طرح ادا کریں گے ؟

پسندیدہ جواب

"جہاں رات اور دن چوبیس گھنٹوں میں ہوتا ہو چاہے چھوٹا ہو یا لمبا تو وہ دن کے وقت روزہ رکھیں گے، اور ان کے لیے یہی کافی ہے الحمد للہ چاہے دن بالکل چھوٹا ہو، لیکن جن لوگوں کے ہاں رات اور دن اس سے طویل ہو مثلا چھ ماہ تک تو وہ نماز اور روزہ کے لیے اندازہ لگا کر نماز اور روزے کی ادائیگی کرینگے.

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے دن جو کہ ایک برس کا ہوگا میں حکم دیا ہے، اور اسی طرح اس کے اس دن کے بارہ میں جو ایک ماہ کا ہوگا، یا پھر ایک ہفتہ کے برابر اس میں نماز کے اسی اندازہ لگا کر نماز ادا کی جائیگی.

سعودی عرب کی کبار علماء کمیٹی نے اس مسئلہ میں غور و خوض کر کے درج ذیل فیصلہ کیا ہے یہ قرار نمبر 16 بتاریخ 1398/4/12 ہے :

والصلاۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وبعد :

اول :

جو لوگ ایسے علاقوں میں بستے ہیں جہاں طلوع شمس اور غروب آفتاب کے ساتھ دن میں تمیز ہوتی ہو لیکن گرمیوں میں ان کے ہاں دن بہت زیادہ طویل ہوتا ہو اور سردیوں میں دن بہت زیادہ چھوٹا ہو تو ان پر واجب ہے کہ وہ پانچوں نمازیں شرعی طور پر معروف اوقات میں ادا کریں گے کیونکہ عمومی طور پر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تک نماز قائم کریں، اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقینا فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے} الاسراء (78).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

{یقینا مومنوں پر نماز کی ادائیگی وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے} النساء (103).

اور اس لیے بھی کہ صحیح حدیث میں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ظہر کا وقت یہ ہے کہ جب سورج زائل ہوجائے اور آدمی کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر ہو جب تک عصر کا وقت نہ ہو، اور عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہو، اور مغرب کی نماز کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق غائب نہ ہو، اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے، اور فجر کی نماز کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع شمس تک ہے، چنانچہ جب سورج طلوع ہوجائے تو نماز ادا نہ کی جائے کیونکہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (612).

اس کے علاوہ دوسری احادیث کی بنا پر جن میں نمازوں کے اوقات کی قولی اور فعلی تحدید پائی جاتی ہے، اوران میں دن اور رات کے طویل یا چھوٹا ہونے میں کوئی فرق نہیں کیا گیا، جب تک نمازوں کے اوقات کی ان علامات کے ساتھ تمیز ہوتی ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں.

رہا مسئلہ رمضان المبارک کے مہینہ کے اوقات کی تحدید کا تو مکلفین کو چاہیے کہ وہ ہر دن کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی باقی اشیاء سے اجتناب کر کے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ رکھیں جب تک ان کے ہاں دن اور رات میں تمیز ہوتی ہے یعنی رات سے دن واضح ہوتا ہے، اور دن اور رات کا مجوعی وقت چوبیس گھنٹے ہے، اوران کے لیے صرف رات کے وقت ہی کھانا پینا اور جماع کرنا حلال ہوگا، چاہے رات بہت ہی چھوٹی ہو.

کیونکہ شریعت اسلامیہ سب ممالک میں لوگوں کے لیے عام ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

{تم رات کے سیاہ دھاگے سے فجر کا سفید دھاگہ واضح ہونے تک کھاؤ پیئو اور پھر رات تک روزہ پورا کرو} البقرۃ (187).

چنانچہ جو کوئی بھی دن طویل ہونے کی بنا پر روزہ مکمل کرنے سے عاجز ہوجائے یا پھر علامات اور تجربہ کی بنا پر یا پھر امانتدار ڈاکٹر کے بتانے سے اسے علم ہوجائے یا اس کا ظن غالب ہو کہ سارے دن کا روزہ رکھنا اس کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے، یا پھر اسے شدید بیمار کر دے گا، اور پھر اس کی بیماری میں اضافہ کر دے گا، یا اس کی شفایابی میں رکاوٹ پیدا کریگا تو وہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں کسی بھی مہینہ میں ان روزوں کی قضاء میں روزے رکھے جن میں وہ قضاء کر سکتا ہو.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{تم میں سے جو کوئی بھی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے} البقرۃ (185).

اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

{اللہ سبحانہ وتعالی کسی بھی جان اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا} البقرۃ (286).

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے :

{اور اللہ تعالی نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی} الحج (78).

دوم :

جو لوگ ایسے علاقے میں بستے ہیں جہاں گرمیوں میں سورج غروب ہی نہیں ہوتا، اور سردیوں میں سورج طلوع ہی نہیں ہوتا، یا پھر وہ ایسے علاقوں میں رہتے ہیں جہاں چھ ماہ تک دن رہتا ہے، اور چھ ماہ تک رات ہی رہتی ہے تو ان پر واجب ہے کہ وہ ہر چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں ادا کیا کریں، اور وہ ان نمازوں کے لیے اندازہ لگا کر وقت مقرر کریں اور اس کی تحدید کے

لیے وہ اپنے قریب ترین ملک پر اعتماد کریں جہاں فرضی نمازوں کے اوقات کی تمیز ہوتی ہو.

کیونکہ اسراء والمعراج والی حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس امت پر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالی سے تخفیف طلب کرتے رہے حتی کہ پانچ رہ گئیں تو اللہ نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر دن اور رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (162).

اور اس لیے بھی کہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ:

"اہل نجد میں سے ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس کے سر کے بال پراگندہ تھے ہم اس کی گنگاہٹ تو سن رہے تھے لیکن ہمیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، حتی کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو وہ اسلام کے بارہ میں دریافت کر رہا تھا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں، تو اس نے کہا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ اور بھی ہیں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، الا یہ کہ تم نفلی نماز ادا کرو...." الحدیث

صحیح بخاری حدیث نمبر (46) صحیح مسلم حدیث نمبر (11).

اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو دجال کے بارہ میں بتایا تو صحابہ کرام نے عرض کیا:

وہ زمین میں کتنے دن رہے گا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چالیس یوم، اس کا ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن مہینہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی سارے ایام تمہارے ایام کی طرح ہونگے.

صحابہ کرام کہتے ہیں ہم نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو دن ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نمازیں کافی ہونگی؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس کے لیے اندازہ لگاؤ"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2937).

اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کو جو ایک سال کے برابر ہے میں پانچ نمازیں ادا کرنا کافی قرار نہیں دیا، بلکہ صحابہ کرام پر واجب کیا کہ وہ ہر چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں ادا کریں.

اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ملک میں عام وقت کے مطابق اس دن کو تقسیم کریں، اس لیے جس علاقے کے مسلمانوں نے یہ سوال کیا ہے انہیں چاہیے کہ وہ اپنی نمازوں کے اوقات کے لیے اپنے قریب ترین ملک جس میں دن اور رات کی تمیز ہوتی ہے اس کے مطابق اندازہ لگا کر چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں ادا کریں، جن میں شرعی علامات کا خیال رکھا جائے.

اسی طرح ان پر واجب ہے کہ وہ رمضان المبارک کے روزے بھی رکھیں، اور انہیں اپنے روزے کے لیے طلوع فجر اور غروب آفتاب یعنی سحری اور افطاری کے وقت کے لیے اور رمضان کی ابتداء اور اختتام کے لیے اپنے قریب ترین ملک جہاں رات اور دن میں تمیز ہوتی ہو کے مطابق اندازہ لگا کر روزہ رکھیں، اور اس دن اور رات کا مجموع وقت چوبیس گھنٹے ہو؛

کیونکہ اس کی دلیل اوپر مسیح الدجال والی حدیث گزر چکی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کی نماز پنجگانہ کے بارہ میں راہنمائی کرتے ہوئے اوقات کی تحدید کا حکم دیا ہے، اس لیے نماز اور روزے میں کوئی فرق نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

کبار علماء کمیٹی.